انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر:۔ ۲۹۷۹
روزنامہ
71
فی پرچہ ۱؍
الفضل
یوم:۔ جمعہ
۲۱ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۳/۸ | ۲۲ اخاء ۱۳۳۳ھش - ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۲

پاکستان کے فوجی وفد کا دورہ ترکی اور پاکستان کے تعاون سے عملی فائدہ اٹھانے کی ابتدا ہے

ترکی کو پاکستان کی دوستی اور اس کے مستقبل پر پورا یقین ہے (وزیر اعظم ترکی کا بیان)

استنبول ۲۱ اکتوبر۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان میندریز نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے فوجی وفد کا دورہ دونوں ملکوں کے تعاون سے عملی فائدہ اٹھانے کی ابتدا ہے پاکستان کے فوجی مشن کے دورہ کے اختتام پر ایک پیغام میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ پاکستانی فوج کے مخلص افسروں کے اس منتخب وفد نے ترکی پر دوستی کے گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ ترکی کو پاکستان کی دوستی اور اس کے شاندار مستقبل پر پورا یقین ہے مسٹر عدنان میندریز نے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان برادرانہ تعاون بڑھتا جائے گا۔ جو نہ صرف ان کی فلاح و بہبود کا باعث ہوگا بلکہ امن پسند قوموں کے لیے بھی فائدہ کا موجب ہوگا۔ پاکستانی فوجی مشن استنبول سے کراچی روانہ ہوگیا ہے۔

پاکستان نے عالمی بنک کی دعوت منظور کرلی

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ نہری پانی کا جھگڑا طے کرنے کے لئے اگلے مہینے کی پندرہ تاریخ کو پاکستان ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان جو بات چیت شروع ہوگی۔ اس میں شرکت کے لیے پاکستان نے عالمی بنک کی دعوت قبول کرلی ہے۔ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر گارنر نے آج لاہور سے نئی دہلی پہنچنے پر یہ بتایا۔ انہوں نے کہا۔ عالمی بنک نے شروع میں جو تجاویز پیش کی تھیں۔ یہ بات چیت انہی کی بنیاد پر ہوگی۔

جنوبی کوریا کے سکے کی قیمت گھٹا دی گئی

سیئول ۲۱ اکتوبر۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے امریکہ کی یہ بات مان لی ہے۔ کہ جنوبی کوریا کے سکہ دان کی قیمت کم کردی جائے۔ اب تک ایک ڈالر ایک سو اسی دان کے برابر ہوتا تھا۔ لیکن آئندہ ڈالر دو سو چون دان کے برابر ہوگا۔ جنوبی کوریا نے امریکہ کی یہ بات بھی مان لی ہے۔ کہ امریکہ جنوبی کوریا کو ستر کروڑ ڈالر کی جو امداد دے گا۔ اس کا ایک حصہ وہ جاپان میں خرچ کرے گا۔ صدر ری نے کہا۔ کہ اس کے ساتھ جنوبی کوریا نے یہ شرط رکھی ہے۔ کہ امریکہ جنوبی کوریا ...

چار وزراء خارجہ کے اجلاس میں مغربی جرمنی کو پھر سے خود مختاری دینے کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ کل پیرس میں امریکہ برطانیہ۔ فرانس اور مغربی جرمنی کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں مغربی جرمنی کو پھر سے خود مختاری دینے کے متعلق پوری طرح سمجھوتہ ہوگیا۔ اب چاروں ملکوں کے قانونی مشیر بعض اہم معاملات کے متعلق ضروری مشورہ کریں گے۔ ان اہم معاملات میں یہ امر بھی شامل ہے۔ کہ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کو مغربی جرمنی میں اپنی فوجیں رکھنے کا حق ہوگا یا نہیں۔

فرانسیسی بستیوں کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ آج فرانس اور ہندوستان کے درمیان سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے۔ جس کی رو سے ہندوستانی علاقہ کے اندر جو نئی بستیاں ہیں انہیں اگلے مہینے کی پہلی تاریخ کو ہندوستان کے حوالے کردیا جائیگا۔ اور ہندوستانی پولیس ان علاقوں کا انتظام سنبھال لیگی۔ یہ بستیاں فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے سترھویں صدی میں قائم کی گئی تھیں۔ ان بستیوں کے لوگوں کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ہندوستانی یا فرانسیسی جو قومیت چاہیں اختیار کرلیں۔ ان کے حقوق پر کوئی زد نہ پڑے گی۔ فرانسیسی باشندوں کو اپنا کام کاج معمول کے مطابق جاری رکھنے کی اجازت ہوگی۔

قاہرہ ۲۱ اکتوبر۔ برطانوی نائب وزیر خارجہ مسٹر نٹنگ نے کہا ہے۔ کہ میری رائے میں مصر اس بات کا حق نہیں رکھتا۔ کہ وہ نہر سویز کے راستے اسرائیل کو غیر فوجی سامان لے جانے سے روکے۔

صرار جاپان کا جھگڑا چکانے کی ذمہ داری لے لےگا۔

حسن الہضیبی کو اخوان کی لیڈرشپ سے علیحدہ کردیا گیا

قاہرہ ۲۱ اکتوبر۔ آج اخوان المسلمین کی جنرل اسمبلی کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں اخوان کی مجلس عاملہ کو توڑ دیا گیا۔ پارٹی کے لیڈر حسن الہضیبی کو رخصت دے دی گئی۔ ایک عارضی مجلس عاملہ کی تشکیل کی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ جماعت کی نئی جنرل اسمبلی قائم کی جائے۔ جو جماعت کی اصلاح کرے۔ اور اسے مضبوط بنائے۔

مسٹر محمد علی کراچی روانہ ہوگئے

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی امریکہ کے مختصر سے دورہ کے بعد آج واشنگٹن سے کراچی روانہ ہوگئے۔

دستوریہ کے پنجابی اراکین کا اجلاس

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ دستوریہ کے پنجابی اراکین اور بعض سرکردہ مسلم لیگی حضرات کا ایک اجلاس آج رات لاہور میں ہو رہا ہے۔ مجلس دستور ساز کے اجلاس میں آئین کا جو مسودہ پیش کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں اس کے بعض پہلوؤں پر غور و خوض کیا جائے گا۔

میں نے جنرل اسمبلی میں اسرائیلی نمائندے سے معانقہ نہیں کیا

جس نے یہ کہانی اختراع کی ہے۔ اس نے بدنیتی کا ثبوت دیا ہے

وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ انہوں نے جنرل اسمبلی میں اسرائیلی نمائندہ سے معانقہ کیا۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ "یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ جس کسی نے یہ کہانی اختراع کی ہے۔ اس نے بدنیتی کا ثبوت دیا ہے"۔ (نوائے وقت) یاد رہے۔ پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ جنرل اسمبلی میں اسرائیلی نمائندہ نے جب اپنی تقریر ختم کی۔ تو ترکی کے نمائندے نے اسرائیلی نمائندہ کو مبارکباد دی۔ اور یہ کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اس سے معانقہ کیا۔

مجلس کی طرف سے ایرانی تیل کے سمجھوتہ کی منظوری

تہران ۲۱ اکتوبر۔ ایران اور تیل کی بین الاقوامی کمپنیوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ ایرانی مجلس نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ مجلس کی غالب اکثریت نے اس معاہدہ کی توثیق کردی۔ اب یہ سمجھوتہ سینیٹ میں منظوری کے لیے جائے گا۔ اس کے بعد شہنشاہ کی منظوری لی جائیگی۔ اس وقت یہ معاہدہ قانونی حیثیت اختیار کرلیگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۰ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال خراب ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور اور امرتسر کے درمیان ٹرین سروس

آئندہ جمعرات سے شروع ہوگی

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ لاہور اور امرتسر کے درمیان مسافر گاڑیاں آئندہ جمعرات سے چلنی شروع ہو جائیں گی۔ اس دن دو مسافر گاڑیاں چلیں گی۔ ایک سر لاہور سے امرتسر کے لئے دوسری امرتسر سے لاہور کے لئے۔

پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے والے طلباء کیلئے وظائف

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ پنجاب کے محکمہ تعلیم نے ان کالجوں کے طلباء کے لئے جن میں پیشہ ورانہ تعلیم کا انتظام ہے۔ ایک سو چالیس وظیفے دینے کی منظوری دی ہے۔ یہ وظیفے دو لاکھ پچھتر ہزار روپے کے ہوں گے۔ اور ان آٹھ سو وظائف سے علیحدہ ہوں گے۔ جن کا ہائی سکولوں۔ انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کلاسوں کے طلباء کو دینے کا پہلے سے اعلان ہوچکا ہے۔

گورمانی اور علی اکبر لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی آج بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے۔ صوبہ کو سیلاب کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ اس کے بارہ میں صوبائی حکومت سے بات چیت کریں گے۔ اور صوبہ کی متعلقہ ضروریات کی تشخیص کریں گے۔ صوبہ کے وزیر تعلیم چودھری علی اکبر بھی اسی جہاز میں برطانیہ اور امریکہ کے پانچ ہفتے تک دورہ کے بعد واپس لاہور پہنچ گئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلامُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رزق میں کشائش ہونے کے طریق

عن انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یبسط لہٗ فی رزقہ وینسأ لہٗ فی اثرہ فلیصل رحمہ ٭ (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشائش ہو۔ اور اس کی عمر لمبی ہو۔ وہ صلہ رحمی کرے ٭

جلسہ سالانہ کی مُبارک تقریب اور احبابِ جماعت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب بہت نزدیک آ رہی ہے حسب فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ "آمد رکھنے والے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے" جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات (جس کی بڑی وجہ گرانی اشیاء ہے) کے لئے یہ چندہ ناکافی ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں کرتے اور جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تاکہ جلسہ کے انتظامات میں دقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمام آدمی اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا تو کر دیں۔ لیکن اُس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔

چاہیئے۔ کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو۔ جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ ادا نہ کر دے

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ کہ پینتیس چالیس ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جلسے تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جلسے سے بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام برسر اقتدار پارٹیاں کرتی ہیں۔ لیکن کھانے کا انتظام وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق اپنی سعی کو تیز تر فرما دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز جو حضور نے ۱۹۴۷ء میں فرمائی تھی کے وعدے پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ جن دوستوں نے یہ وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ بھی یہ وعدے پورے کر کے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔ (نظارت بیت المال)

نام وعدہ پورا کرنے والے احباب کے	رقم ادا کردہ
چوہدری اللہ دتہ صاحب چک نمبر ۳۱۲ کتھو والی ضلع لائل پور	۱ — ۰ — ۰
چوہدری نصیر احمد صاحب " " " "	۱ — ۰ — ۰
مکرم چوہدری محمد عبد العزیز صاحب شور کوٹ ضلع جھنگ	۱۳۳ — ۰ — ۰
چودھری فضل الرحمٰن صاحب بیٹہ ضلع مظفر گڑھ	۱۱۱ — ۰ — ۰
مستری محمد عبد اللہ صاحب سابق چھاؤنی جالندھر حال ربوہ	۷۰ — ۰ — ۰
چوہدری موسیٰ خان صاحب چک نمبر ۵۵۹ گ۔ب ضلع لائل پور	۳۰ — ۰ — ۰
محترمہ رسول بی بی صاحبہ پنڈ دادنخان	۶ — ۰ — ۰
" زہرہ بیگم صاحبہ پاکستان	۲ — ۰ — ۰
مستری احمد دین صاحب "	۵۰ — ۰ — ۰
ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب "	۳۰ — ۰ — ۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عالِمِ ربّانی سے مراد وہ شخص ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے

یاد رکھو۔ کہ عالم ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی۔ کہ وہ صرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو۔ بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماءُ (پ ۲۲) یعنی اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں۔ جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت اور تقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں۔ وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے مستحق نہیں ہیں۔

تقویٰ سے ہی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے

قرآن کریم میں ہے۔ ومن یتق اللّٰہ یجعل لہٗ مخرجا (طلاق)، کہ جو تقویٰ کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے مخلصی کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور مخلصی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو لوگ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ابتلاؤں سے بچاتا ہے۔ اور اگر ابتلاء آ جائے۔ تو خدا کی طرف سے انہیں رہنمائی ملتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک دفعہ سفر کر رہے تھے۔ پہاڑی رستہ تھا۔ بارش ہونے لگی۔ ایک ساتھی کے مشورہ کے مطابق تینوں غار میں بیٹھ گئے۔ بارش کی وجہ سے اوپر سے ایک بڑی سل پھسلتی ہوئی غار کے منہ پر آ کر رُک گئی۔ اور وہ تینوں مسافر غار کے اندر بند ہو گئے۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ اب قیامت تک یہ غار ہمارے لئے قبر بن گئی ہے۔ انہوں نے نیک کاموں کا واسطہ دے کر دعا کی خدا تعالیٰ نے اُن کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے اُس روک کو دور کر دیا۔ اور وہ تینوں اس غار سے نکل کر اپنے گھروں میں آ گئے۔ یہ خدا کے تعالیٰ کا اپنے متقی اور پرہیزگار بندوں سے سلوک ہے۔ لمثل ھٰذا فلیعمل العاملون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ متقی کو ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ الخبیثات للخبیثین والطیبات للطیبین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ متقیوں کو اللہ تعالیٰ خود پاک چیزیں بہم پہنچاتا ہے۔ اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں۔ اگر انسان تقویٰ اختیار کرے اور باطنی طہارت، اور پاکیزگی حاصل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پاکیزگی ہے۔ تو وہ ان ابتلاؤں سے بچایا جائیگا۔ ایک بزرگ کی کسی بادشاہ نے دعوت کی۔ اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور خنزیر کا بھی۔ جب کھانا رکھا گیا۔ تو عمداً سؤر کا گوشت اس بزرگ کے سامنے رکھ دیا۔ اور بکری کا اپنے اور اپنے دوستوں کے آگے رکھا۔ جب کھانا رکھا گیا۔ اور کہا کہ شروع کرو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ پر بذریعہ کشف اصل حال کھول دیا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ ٹھہرو۔ یہ تقسیم ٹھیک نہیں۔ اور یہ کہہ کر اپنے آگے کی رکابیاں اُن کے آگے اور اُن کے آگے کی رکابیاں اپنے آگے رکھتے جاتے تھے۔ اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے الخبیثات للخبیثین والطیبات للطیبین۔

غرض جب انسان شرعی امور کو ادا کرتا ہے۔ اور تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرتا ہے۔ اور مکروہ باتوں سے اُسے بچا لیتا ہے۔ الامام حسم رقی کے یہی معنی ہیں (مجموعہ فتاویٰ ۳۴۷)

احباب جماعت، شرعی امور کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ فرما دیں پھر خدا کے سلوک کو دیکھیں

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نام	رقم
مولوی احمد دین صاحب پاکستان	۶۵ — ۰ — ۰
محترمہ نسیم ثریا صاحبہ اہلیہ محمد عارف صاحب پاکستان	۳۵ — ۰ — ۰
چودھری مبارک احمد صاحب پاکستان	۱۲۰ — ۰ — ۰
مولوی لعل دین صاحب پاکستان	۲۰ — ۸ — ۰
ملک ممتاز علی صاحب سابق فیروز پور شہر	۴۰۰ — ۰ — ۰
اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز علی صاحب سابق فیروز پور شہر	۸۰ — ۰ — ۰
پیر اکبر علی صاحب مرحوم " " "	۵۰۰ — ۰ — ۰
پیر معین الدین صاحب " " "	۱۰ — ۰ — ۰
اہلیہ صاحبہ محمد رفیق صاحب جالندھر چھاؤنی	۱۰ — ۰ — ۰
عمر دین صاحب ٹھیکیدار سابق صریح۔ بنگہ ضلع جالندھر	۲۸ — ۰ — ۰
چوہدری عبد الغنی صاحب سابق کریام ضلع جالندھر	۳۶ — ۰ — ۰
ملک محمد ابراہیم صاحب وہاڑی منڈی ضلع ملتان	۸۶ — ۰ — ۰

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء

72

روحانی تحریک

ہم نے اپنے ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں لکھا تھا کہ انسانوں نے مادیاتی اور اقتصادی نظریات زندگی کو غیر معمولی اہمیت دے کر دنیا کو تباہی کے گڑھے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور اگر آج کوئی چیز دنیا کو اس تباہی سے بچا سکتی ہے۔ تو وہ ایک زبردست روحانی تحریک ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بغیر ایک زبردست روحانی تحریک کے دنیا کی اقوام اور افراد ایک دوسرے کے ساتھ نہ تو عدل و انصاف کا سلوک کر سکتے ہیں۔ اور نہ "آپ جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو"۔ کے اصول پر کما حقہ عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس اداریہ میں یہ بھی کہا تھا کہ دنیا میں ایسی روحانی تحریک کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور وعدہ کیا تھا کہ ہم اس پر روشنی ڈالیں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں اس وقت دنیا مادی ترقیات کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اور کسی قوم یا فرد کی ترقی کے معنے یہی سمجھے جاتے ہیں کہ اس نے مادی اور اقتصادی ترقیوں کی بہت سی منازل طے کر لی ہیں۔ اور آجکل وہی اقوام دنیا پر چھائی ہوئی ہیں جن کو یہ ترقیاں وافر طور پر حاصل ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ اس یکطرفہ ترقی کی وجہ سے جو خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ انہیں اقوام و افراد محسوس کر رہے ہیں۔ اور بہت سے ممالک میں اخلاقی اقدار کے احیاء و تجدید کی طرف رجحانات نشوونما پا رہے ہیں۔

مادیاتی اور غیر دینی نظریات نے نہ صرف بڑے پیمانہ پر قوموں کے تصادم کے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ بلکہ معاشرہ کی حالت بھی ردی ہو چکی ہے۔ دنیا میں نہ صرف جرائم کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ بلکہ جرائم کے نئے جدت طرازیاں بھی ترقی پا گئی ہیں۔ نہ صرف بڑے شہر ہی بلکہ دیہات بھی اس گندہ معاشرہ کا گھروندا بن گئے ہیں۔ اور نہ صرف شہر۔ محلے اور گلیاں اس سے متعفن ہو چکی ہیں بلکہ خاندانوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں ناممکن تھا کہ انسان کی فطرت کی گہرائیوں سے اس کے خلاف بیزاری نہ پیدا ہوتی۔ بلکہ یہ حالات تقاضا کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی تحریک اٹھے۔ جو دنیا کو اس تباہی سے بچالے۔ خود انسان کی فطرت۔ اس کا تقاضا کرتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا کوئی ایسی تحریک پیدا ہونے کے آثار بھی موجود ہیں۔ معاشرہ کے گندے حالات بڑے پیمانہ پر دنیا کی تباہی کا خطرہ اور انسانی فطرت کی بیزاریاں یہ باتیں صرف منفی حیثیت رکھتی ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا دنیا میں کسی ایسی تحریک کے بھی آثار ہیں جو مثبت حیثیت رکھتی ہو۔ جس کا دعوے ہو۔ کہ وہ دنیا کی کایا بدل کر رکھ دے گی۔ جو دنیا کو واقعی ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی تباہی سے بچا سکتی ہے؟

ہم بغیر کسی لمبی چوڑی تمہید کے صاف صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ایسی تحریک رونما ہو چکی ہے۔ اور وہ تحریک اسلام کی تحریک ہے۔ وہ تحریک ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر مبنی ہے۔ جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کھڑی کی گئی ہے۔ اور جو ہمارے یقین اور اعتقاد کے مطابق اس زمانہ میں خود اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی ہے۔ جس کے متعلق انبیاء علیہم السلام نے پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ جس کے متعلق قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔

آج یہی ایک تحریک ہے جو زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب کے سہارے اٹھی ہے۔ جس کی بنیاد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے اس دعوے پر رکھی گئی ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنے ہمیں نے یہ تعلیم نازل کی ہے۔ اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس تحریک کا مقصد اس ہستی پر از سر نو یقین محکم پیدا کرنا ہے۔ جو صانع کائنات اور ازلی ابدی ہے اس حی و قیوم ہستی پر جس نے نہ صرف تمام کائنات کو پیدا کیا۔ اور انسانی زندگی بنائی بلکہ جس نے شروع سے لے کر انسان کے جادۂ حیات کو اپنی خاص ہدایات سے روشن کئے رکھا۔ اور ہر تباہی کے موڑ پر دنیا کو بچاتی چلی آئی ہے۔

یہ تحریک از سر نو اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے۔ آج دنیا کو صرف اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان ہی اس تباہی سے بچا سکتا ہے۔ ایک زبردست روحانی تحریک ہی بچا سکتی ہے۔ اور زبردست روحانی تحریک وہی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان پیدا کرتی ہے۔ ایسی تحریک احمدیت ہے جس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی پیشتر اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر مندرجہ ذیل الفاظ میں دنیا کو ان خطرات سے متنبہ کیا تھا۔ جس میں آج وہ گھر گئی ہے۔ اور جس سے بچنے کی اسے کوئی راہ نظر نہیں آ رہی۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۷)

(باقی)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ واری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص اپنا نام جلال الدین مقام چک ۹۹ جنوبی سرگودھا متصل اسٹیشن چرنالی اور ڈپو ہولڈر و آڑھتی منڈی سرگودھا بتاتا ہے۔ نیز بہت سے احمدی دوستوں اور خصوصاً درویشان کا ذکر کرتا ہے۔ اور مختلف طریق سے احباب جماعت کو دھوکا دے کر روپیہ وغیرہ ہتھیا لیتا ہے اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ رنگ۔ قدرے سفید۔ قد درمیانہ۔ منہ اور پیشانی چوڑی۔ داڑھی کتری ہوئی بال کچھ کچھ سفید۔ سبز دھوتی اور سفید ململ کا کرتہ پہنے ہوئے۔ اور سر پر حاجی طرز کا رومال بندھا ہوا۔ سیالکوٹ گجرات کی تمام جماعتوں کا نام یاد ہے۔ حضور کے خاندان کے افراد سے واقفیت ظاہر کرتا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

اک نئے دَور کی تاریخ بنانے والے

جس طرف دیکھا نظر آئے دُکھانے والے ❊ کہیں ملتے ہی نہیں درد بٹانے والے

موت کو دل سے بُھلا بیٹھے ہیں آنے والے ❊ گو سبق دیتے چلے جاتے ہیں جانے والے

ساری دُنیا میں گئے فیضِ مسیحا لے کر ❊ اک نئے دَور کی تاریخ بنانے والے

آگ سے ڈرتے نہیں وہ ہے "غلاموں کی غلام" ❊ اس کے ہر شعلے کو گلزار بنانے والے

اس نوشتے کی صداقت پہ زمانہ ہے گواہ
آپ مٹ جاتے ہیں اوروں کو مٹانے والے

عبدالقادر دانش ربوہ

ولادت

خاکسار کو ۱۰ ۸۵ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ غلام محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

(۲) خاکسار کے ہاں مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نو مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبدالقدیر عاصم گنج مغلپورہ

امام المتقین

72

[illegible] از مکرم [illegible] قاضی احمد صاحب بی ایس سی کراچی

قرآن مجید نے مسلمانوں کو جو دعائیں سکھائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے

ربنا ھب لنامن ازواجنا و
ذریتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین

اماما۔ (ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں ہمارے جوڑوں اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے (آمین) یہ دعا ایک غیر معمولی سبق اپنے اندر رکھتی ہے اور مسلمانوں کے اندر عظیم الشان بلندی ارادہ اور عزم پیدا کرنے والی ہے۔

ویسے تو ترقی کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے۔ اور اعلےٰ قوتے اور ذہن و دماغ والے انسان دوسروں پر بہت جلد سبقت لے جاتے ہیں۔ لیکن کمزور اور نسبتاً کم عقل لوگوں پر سبقت لے جانا کوئی غیر معمولی پہلو اپنے اندر نہیں رکھتا۔ مذکورہ آیت میں تو ہر مسلمان کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ یارب مجھے متقیوں کا امام بنادے۔ یعنے ان لوگوں کا امام جو پہلے ہی عام لوگوں سے ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

پس اسلام نے مسلمانوں کو ترقی یافتہ بننے پر نہیں۔ بلکہ ترقی یافتہ لوگوں کا لیڈر بننے پر ابھارا ہے۔ اور ساتھ ہی اس مقصد کو حاصل کرنے کا گر بھی بتادیا ہے۔ وہ گر آیت کے پہلے حصہ ربنا ھب لنامن ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین میں بیان ہوا ہے۔ یعنے اگر انسان کی گھریلو اور عائلی زندگی اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا درجہ رکھتی ہے۔ تو یقیناً اپنے پاکیزہ اور پرسکون ماحول کے اثرات کی وجہ سے وہ زبردست ترقی حاصل کرسکتا ہے

ترقی کا یہی گر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

خیرکم خیرکم لاھلہ

اے مسلمانو! تم میں سے بہتر انسان وہی ہے۔ جو اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہو۔

اس آیت اور حدیث سے دو گونہ سبق حاصل ہوتا ہے

(۱) دین اور دنیا میں بہتر سے بہتر مقام حاصل کرنے کا گر یہ ہے۔ کہ انسان اپنی عائلی زندگی کو دلکش اور منظم بنالے۔

(۲) عائلی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان دین و دنیا میں بہتر سے بہتر مقام حاصل کرے۔

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو ایک ہمدرد۔ ہمراز اور زندگی کا ہمسفر حاصل ہو۔ اور پھر وہ دو مخلص انسانوں کی محبت ایک بلندپایہ نسل کے ذریعہ زندہ جاوید بن جاتی ہے

اسلام نے میاں کے لئے بیوی یا بیوی کے لئے میاں کو صرف ذاتی تسکین کا ایک ذریعہ اور اولاد کو میاں بیوی کے تعلق کا صرف ایک طبعی نتیجہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ ہر مسلمان کو ایک اعلےٰ رفیق زندگی اور اعلےٰ اولاد کی مدد سے متقیوں کے امام کا مرتبہ حاصل کرنے کی تحریک کی ہے۔

قرآن مجید کے اس فرمان سے ایک اہم معاشری مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ یعنے شادی کا مسئلہ

ہر نوجوان یہ پسند کرتا ہے کہ وہ شادی کرے سب والدین اس امر کے مشتاق ہوتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد کی مناسب وقت پر شادی ہو جائے۔ اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے والے خاوند اور بیوی اس شادی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگتے ہیں۔ کہ وہ مقدس اور پاکباز لوگوں کی سوسائٹی میں اعلےٰ مرتبہ حاصل کرلیں۔

پس اسلام کے نزدیک شادی کا مقصد یہ ہے کہ دولہا اور دلہن اور ان کی اولاد ملک اور قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود ثابت ہوں۔ اور کسی کی کامیابی کا نشان یہ ہے کہ اس شادی کے ذریعہ جس نئے خاندان کی بنیاد پڑے۔ وہ خاندان ہر روز قومی خدمت میں ترقی کرتا چلا جائے۔ اور قومی خدمت کا یہ جذبہ پورے طور پر اس خاندان کی نئی پود میں منتقل ہوتا رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جس مسلمان شادی شدہ جوڑے کے مدنظر وہ مقصد ہوگا۔ جو اوپر کی آیت میں بیان ہوا ہے۔ ان کا رہن سہن عام لوگوں سے بہت مختلف ہوگا۔ ان کے اوقات بہت منظم طور پر صرف ہوں گے۔ اور ان کا آپس میں تعاون اور ایثار کا جذبہ مثالی ہوگا۔ اور جو والدین بھی اس مقصد سے صحیح طور پر آگاہ ہوں گے۔ وہ اپنی اولاد کے گرد ایسی فضا پیدا کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ جو اس مقصد کے حصول میں نہ صرف کسی روکاوٹ کا موجب نہ ہوگی۔ بلکہ اس میں پورے طور پر ممد ثابت ہوگی۔ اور یہی حال ان کے دوسرے رشتہ داروں اور دوستوں کا ہوگا۔

بے شک اسلام سے زیادہ ایک میاں بیوی کے درمیان محبت کا رشتہ اور کوئی نہیں۔ لیکن اسلام انسانی محبت کے اس جذبہ کو محدود نہیں کرتا۔ بلکہ غیر محدود مقصد کے ساتھ وابستہ کرکے اس محبت کو غیر محدود بنادیتا ہے۔

ہر محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی محبت کی یاد دنیا میں قائم رہے۔ اور دنیا میں مختلف واقعات اور کہانیوں کو دیکھ کر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی محبت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے کئی طریق اختیار کرتے ہیں۔ کسی بادشاہ کا اپنی محبوبہ کی قبر پر عظیم الشان مقبرہ تعمیر کرادینا اسی جذبہ کا مظہر ہے۔ کسی دیوانہ انسان کا اپنی محبوبہ کا نام لے لے کر گلیوں میں پھرنا اور جنگلوں اور صحراؤں کی خاک چھاننا بھی اسی وجہ سے ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ تمام طریق تعمیری حیثیت نہیں رکھتے۔ دوسرے انسان ان واقعات کو صرف دیکھ یا سن سکتے ہیں۔ مگر ہر آدمی ان باتوں پر عمل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس طرح دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ مثلاً اگر محبت کو زندہ رکھنے کا طریق یہی ہے۔ کہ انسان محبوب کا نام لے لے کر ویرانوں میں ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ اور دنیا میں سب لوگ آبادیوں اور کام کاج کو چھوڑ کر یہی کرنے لگ جائیں۔ تو دنیا کی تہذیب ایک دن میں ختم ہوکر رہ جائے؛

صرف یہی نہیں بلکہ محبت کی ایسی یادگاروں کے مستقل ہونے کا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔ جب محبت کے اظہار کا ایک طریق دوسروں کے لئے قابل عمل ہی نہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں تہذیب کو نقصان پہنچتا ہے تو اسے محبت کی ایک لازوال یاد قائم کرنے کا ذریعہ کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کوئی عمارت جو زمینی آفات کا بڑی آسانی کے ساتھ شکار بن سکتی ہے۔ کیونکر پورے اعتماد کے ساتھ محبت کی ایک مستقل یادگار قرار دی جاسکتی ہے؟ اور پھر ممکن ہے کہ یہ سب محض دکھاوے کی غرض سے ہو۔

لیکن اسلام ایک خاوند اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت پیدا کرنا اور پھر اس محبت کو غیر فانی بنادیتا ہے۔

اسلام نے خاوند اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت پیدا کرنے کا جو ذریعہ مقرر کیا ہے۔ وہ ان کے نصب العین کا اشتراک ہے۔ کیونکہ دونوں اللہ تعالےٰ سے یہی چاہتے ہیں کہ وہ متقیوں کے امام بنیں۔ دوسرے لفظوں میں جس دین کے وہ پیرو ہیں۔ اس دین کی خدمت دونوں کا مشترک نصب العین ہوتا ہے۔ اور دونوں اس نصب العین کے حصول میں ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون اور ایک دوسرے کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کے واسطے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں ایک مرد اور عورت کے درمیان کوئی اور وجہ محبت نہیں ہوسکتی۔ اور اسی بنیاد پر قائم ہونے والی محبت کے ثمرات ہی لازوال ہوسکتے ہیں (باقی)

عربی ادب پر قرآن کریم کا اثر

از غلام نبی صاحب گجراتی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

ادب سماج کے ہر پہلو کا آئینہ ہوتا ہے۔ کسی قوم کی ثقافت اور تہذیب و تمدن کو اسکے ادب سے ہی اخذ کیا جاسکتا ہے ادب میں اس قوم کے مخصوص عادات و خصائل اور امتیازی اخلاق کی جھلک ہوتی ہے۔

عربوں کے زمانہ جاہلیت کی شاعری میں آپ کو یہ تمام پہلو ملینگے۔ اسی لئے عرب کی تاریخ لکھنے والے ہر مورّخ کو عرب کی شاعری ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہم دیوان عرب کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں عصبیت کا دور دورہ تھا۔ قبائل آپسمیں ہمیشہ لڑتے رہتے تھے۔ ہر مرنے والا اپنے [illegible] وارثوں کو لڑائی جاری رکھنے کی وصیّت کرجاتا تھا حتّٰی کہ بعض دفعہ چار چار صدیاں آپسمیں لڑائی رہی ہے۔ عرب شعراء اپنے اشعار سے اور خطیب اپنے خطبوں سے اپنی اپنی قوم کو غیرت دلاتے تھے۔ ان اشعار میں جنگ و جدل لوٹ مار۔ تیراندازی۔ نیزہ بازی۔ شمشیر زنی کے واقعات آپ کو کثرت سے ملینگے۔ دوسری طرف [illegible] نخلستان۔ ویران مقامات کا ذکر ساتھ ہی ہوگا۔

[illegible] زندگی چونکہ سادہ اور جفاکشی کی تھی اس لئے اس وقت کی شاعری میں بھی سادگی بے تکلّفی اور بے باکا نہ پن نظر آتا ہے۔ البتہ اپنی قوم حسب و نسب پر بڑے جافخر کرتے تھے۔

قرآن کریم جب آیا تو اس نے اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ قرآن کریم اُن کی زندگی کے ہر شعبے میں سامنے رہتا تھا۔ عبادات و معاملات۔ سیاست و مدنیت غرضیکہ قرآن کریم ہر چیز میں مدّنظر رہنے لگا۔ اس پر عمل کرنے سے ان کی طبیعت ہی بدل گئی۔ پہلے وُہ جو بے جافخر کرتے تھے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے اُصول کے تحت یہ بُت بھی ٹوٹ گیا۔ اب وُہ متفرّق قبائل ایک لڑی میں منسلک ہوچکے تھے۔ اب کوئی دوسرے کی ہجو اور تذلیل نہ کرتا تھا۔ بلکہ قرآن کریم کے نزول کے بعد تو ادب میں کافی عرصہ تک خاموشی چھائی رہی۔

قرآن کریم کا طبائع پر اثر انداز ہونا تھا کہ ادب کی نہج بالکل ہی بدل گئی اب ادب میں رُوحانیات اور تصوف کی چاشنی بھی آگئی۔ طرز بیان آسان پسند کیا جانے لگا قرآن کریم کے ادب سے متاثر ہوکر کلام کو دلیل کے ساتھ پیش کیا جانے لگا۔ عقلیات اور منطق بھی زبان میں داخل ہوگئیں۔ زبان میں دینیات کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں نئے الفاظ اور اصطلاحات داخل ہوگئے۔

بعض محققین کے نزدیک قرآن کریم نے بہت سے عجمی الفاظ کو عربی میں استعمال کرکے ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے چنانچہ احمد حسن زیات مصری ادیب کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں فارسی۔ رومی۔ نبطی حبشی عبرانی۔ سریانی۔ قبطی زبانوں کے الفاظ بھی ہیں۔ جیسے جبت۔ استبرق۔ قسطاس زنجبیل وغیرہ الفاظ ہیں۔ یہاں اس سے بحث نہیں کہ آیا یہ الفاظ اصل میں عربی ہیں یا نہیں بہرحال خواہ قرآن کریم نے براہ راست عربی میں عجمی الفاظ داخل کئے ہوں۔ مگر Indirectly ایسا ہوا ہے چنانچہ قرآن کریم کے بعد اسلامی فتوحات کے زمانہ میں کثرت سے غیر عربی الفاظ آگئے۔

قرآن کریم کی آمد کا دوسرا گہرا اثر ادب پر یہ ہُوا کہ سینکڑوں نئے علوم پیدا ہوگئے جو عربی ادب میں قدر گرانمایہ رکھتے ہیں۔ جب قرآن کریم عجمیوں نے بھی سیکھنا تھا۔ تو اُنہیں عربی سکھانے کے لئے نحو اور صرف کے علوم کی تدوین ہوئی۔ ورنہ اس سے قبل تو عربی گرامر مدون نہ تھی۔ اور پھر قرآن کریم کی برتری اور افصح و اولیٰ ہونے کا ثبوت دینے کے لئے معانی۔ بیان اور بدیع کے علوم ایجاد ہوئے قرآن کریم کے مشکل مقامات کو حل کرنے کے لئے لغت اور تفسیر کے علوم پیدا ہوئے۔

قرآن کریم پہلی کتاب ہے جو عربی میں لکھّی گئی اس سے قبل کبھی کوئی مجموعہ کتابی صورت میں نہیں ملتا چنانچہ جب قرآن کریم اور اُسکے لوازمات کو قلمبند کرنے کی ضرورت پیش آئی تو کتابت نے بھی ترقی کرنی شروع کی۔ اور چند صدیوں میں دُنیا کے تمام خطّوں سے فوقیت لے گیا۔

عربی زبان موجودہ زمانے میں اس لحاظ سے ممتاز سمجھی جاتی ہے کہ اس کی گرامر نہایت احسن طور پر مدوّن ہے اس میں ہر قسم کے علوم کا ذخیرہ موجود ہے اگر دیکھا جائے تو عربی زبان ان تمام امور میں قرآن کریم کی مرہون منت ہے قرآن کریم سے اس نے براہ راست اور بالواسطہ یہ تمام خوبیاں اور وسعتیں حاصل کیں۔

زمانہ جاہلیت میں مختلف قبائل ایک دوسرے کے لہجہ اور قرأت کو اختیار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ لغت میں بھی سینکڑوں الفاظ بعض قبائل کے مخصوص تھے لیکن قرآن کریم کی آمد سے اِسلامی وحدت کا اثر زبان پر بھی پڑا۔ قبائل ایک دوسرے سے متعارف ہوئے باہمی رقابتیں دُور ہوگئیں۔ اور اس کا خوشگوار اثر زبان پر پڑا۔ کہ تمام قبائل کی لغت مجتمع ہوکر زیادہ وسیع ہوگئی۔

قرآن کریم سے پہلے عرب میں اگر کوئی مکتوب چیز ملتی ہے تو وُہ "معلقات" ہیں نثر کی کوئی کتاب بھی نہیں ملتی۔ عربوں میں اشعار کے دیوان لکھنے کا تو کسی حد تک رواج تھا۔ مگر نثر نگاری نہ تھی چنانچہ دوسری پُرانی زبانوں کی طرح عربی ادب میں ہمیں کوئی قصّے اور کہانیاں نہیں ملتے شاعری میں بھی ایک طویل مضمون کو ادا کرنے کی عادت نہ تھی۔ قرآن کریم جیسی ایک طویل اور ضخیم کتاب دیکھ کر ان میں اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ وُہ ایک ہی مضمون کو مسلسل بیان کرتے چلے جائیں چنانچہ عہد اِسلام میں قصّے کہانیوں کا رواج بھی پیدا ہوا نثر نگاری نے ترقی کی اور علمی مضامین کو مدوّن کیا گیا۔

غلام نبی گجراتی
متعلم جامعۃ المبشرین
ربوہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس

لائلپور مورخہ ۸ اکتوبر بوقت ۷ بجے شام برکوٹھی چوہدری شریف احمدؐ باجوہ ایڈوکیٹ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور کا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمدؐ اشرف صاحب چیمہ ایڈوکیٹ لائل پور منعقد ہُوا۔ جس میں احمدی طلباء کے علاوہ غیر احمدی طلباء نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز عبد الحلیم صاحب نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ اِس کے بعد بشیر احمدؐ شاہد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے سابقہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد چوہدری مشتاق احمدؐ صاحب باجوہ نے "انقلاب حقیقی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ نبی اکرمؐ سے پہلے بہت سے نبی آئے اور اپنی اپنی تعلیم بیان کرکے چلے گئے اِن سب کی تعلیم کا ایک ہی مقصد تھا۔ یعنی اِنسان کو اُس کے خالق کی طرف لانا دُنیا میں آج تک دو مذہب اپنے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرتے چلے آئے ہیں۔ عیسائیت اور بُدھ مذہب اِن دونو مذاہب نے اپنی ترقی و کامرانی کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن مشرک ہونے کی وجہ سے حقیقی ترقی نہ کرسکے۔ آخر خدا تعالےٰ کی رحمت نے جوش مارا اور نبی اکرمؐ کی بعثت سے بنی نوعِ انسان کو قعرِ مذّلت سے نکال کر ترقّی و ہدایت کی راہ پر گامزن کیا۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدی مبلغین نے کس طرح اپنا سب کچھ قربان کرکے اسلام کی آواز غیر مسلم اقوام تک پہنچائی۔ آخر میں آپ نے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وُہ بھی اپنے اندر اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ پیدا کرکے دوسروں کو اس کی تبلیغ کریں۔

ان کی تقریر کے بعد مسٹر حنیف احمدؐ پسر چوہدری شریف احمدؐ صاحب باجوہ نے بھی انقلاب حقیقی کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور کا سالانہ انتخاب ہُوا۔ اور مندرجہ ذیل طلبہ ۵۵-۱۹۵۴ء کیلئے عہدے دار چُنے گئے:۔

نگران:۔ چوہدری شریف احمدؐ صاحب باجوہ ایڈوکیٹ لائل پور
صدر:۔ عبد الرشید ظفر III ایر گورنمنٹ کالج لائل پور
نائب صدر:۔ اعجاز احمدؐ IV ایر زراعتی کالج لائل پور
سیکرٹری:۔ منصور احمدؐ III ایر گورنمنٹ کالج لائل پور
اسسٹنٹ سیکرٹری:۔ مظفر احمدؐ I ایر گورنمنٹ کالج لائل پور
سیکرٹری مال:۔ عبد السمیع II ” اسلامیہ کالج لائل پور

اِس کے بعد جناب صدر نے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہُوا۔

خاکسار عبد الرشید ظفر صدر احمدؐ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور

اعلان بابت انسپکٹر وصایا:۔ چودھری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا اس اعلان کو پڑھتے ہی جلد دفتر میں پہنچ جائیں۔ اگر کوئی صاحب اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اس اعلان سے انکو اطلاع کردیں۔ ان کو ضلع ملتان کے دورہ کیلئے بھیجا ہوا ہے
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

لندن کے عجائب خانے

(سید اختر ہمدانی)

میں پچھلے کرسمس کی تعطیلات میں کیمبرج سے لندن گیا۔ تو اور چیزوں کے علاوہ میں نے وہاں کے متعدد شہرۂ آفاق عجائب خانوں میں سے بعض کو دیکھا۔ یہ عجائب خانے اس قدر وسیع و عریض ہیں۔ اور ان میں نوادر اور سامان معلومات کے اس قدر عظیم مجموعے رکھے ہیں۔ کہ ہر دیکھنے والے کو جلد ہی احساس ہو جاتا ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک کے بھی چند شعبوں کو ملاحظہ دیکھنے کے لئے کئی کئی روز چاہئیں۔ چنانچہ اگر کسی کے پاس بے اندازہ وخالی وقت نہ ہو۔ تو وہ ان پر چھلتی ہوئی نظر ڈال لینے سے زیادہ کی امید نہیں رکھ سکتا۔ آدمی کی حالت جلد ہی "دنیائے حیرت میں ایلس" کی سی ہو جاتی ہے۔ جہاں ہر چیز تعجب خیز سے تعجب خیز تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ کسی حد تک بوکھلا سا جاتا ہے۔ اور چیزوں کی ماہیت آپس میں گڈمڈ ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ اگر میرے بعض بیانات اس صحت اور دقت نظر سے عاری ہوں۔ جیسی ایک انسائیکلوپیڈیا کے لئے لازم ہوتی ہے۔ تو امید ہے۔ کہ میں معذور سمجھا جاؤں گا۔ یہ حالات اگر میرے ذاتی تأثرات کا اظہار سمجھے جائیں تو مناسب ہے کیونکہ میں نے ایک عام دیکھنے والے کے نقطہ نظر سے جو ایک ماہر نقاد نہ ہو۔ ان چیزوں کا حال لکھا ہے جو مجھے دلچسپ معلومات افزا اور عجیب معلوم ہوئی ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ قارئین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ثابت ہوں گے۔

ان عجائب گھروں کے دیکھنے میں میں اس بات سے بہت متأثر ہوا۔ کہ ان میں دنیا بھر کے کونے کونے سے نوادر کے ذخائر جمع کئے گئے ہیں اور میں یہ کہنے پر کہ شاید اصلی ممالک کے عجائب خانوں میں بھی ان کی اتنی بڑی تعداد یکجا موجود نہ ہو۔ دنیا کے کسی بھی دور افتادہ خطے میں کوئی چیز دریافت ہوئی ہو۔ اس کی نمائندگی برطانوی عجائب خانوں میں ضرور ہوگی۔ ہمارے یہاں کے عجائب گھروں کی طرح یہ عجائبات مقامی یا ملکی حدوں تک محدود نہیں ہوتے بلکہ بابل۔ نینوا کے بت۔ مصر کی ممیاں۔ ہندوستان کے گہنے۔ جنوبی امریکہ کی کشتیاں، افریقہ کے پہناوے۔ یونان کے ظروف۔ آسٹریلیا کے سیقیاد۔ ہر شے یہاں آپ کو مل جائے گی۔ انگریزی قوم کی خوبیوں میں سے مجھے ان کے اس نوادر جمع کرنے کے ذوق نے اور دوسری اقوام کے تمدن اور تہذیب کا مطالعہ کرنے کے تجسس نے بہت متاثر کیا۔ کسی زمانے میں مسلمان بادشاہوں کو بھی دنیا کے نوادر جمع کرنے کا شوق تھا۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ پچھلی ایک دو صدیوں میں انگریزوں کے قدم جہاں جہاں پہنچے ہیں۔ وہاں کی مخصوص اشیاء۔ استعمال آرٹ اور ہنر کے جس قدر نمونے انہوں نے جمع کئے ہیں۔ وہ شاید ہی کبھی کئے گئے ہوں۔ کسی فاتح اور غالب قوم کے نافوذ اقتدار و اقتدار اور اس کی سلطنت اور رسوخ کی وسعت کا اندازہ اگر ہم اس کے عجائب گھروں کی وسعت ہمہ گیری اور رنگارنگی سے کر سکتے ہوں۔ تو بلاشبہ انگریزوں کے عجائب خانے انہیں بڑے قابل فخر رنگ میں پیش کریں گے۔

ان عجائب خانوں کا ایک اہم پہلو یہ ہے۔ کہ ان کی بدولت ہم گذشتہ زمانوں کے تہذیبی۔ تمدنی معاشرتی اور فنی ماحول کا ایک جیتا جاگتا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ کسی خاص تاریخی عہد کے لوگوں کے رہنے سہنے پہننے اوڑھنے اور صنعت گری دستکاری وہنری سے کر پوچھتے اور تخلیق کرنے موسیقی اور صورت گری حسن آفرینی اور جمال پرستی۔ حتیٰ کہ ان کے فن و ادب کی وساطت سے ان کے سوچنے اور محسوس کرنے زندگی کے متعلق ان کے زاویہ نگاہ اور ان کے مذہب وعقائد غرض کہ ان کی زندگی کے ہر پہلو کی ایک واضح اور تدریج ارتقاء پذیر تصویر ہماری نظروں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ اور ہم مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں انسان کی تہذیبی اور فنی ترقی کا اپنی آنکھوں سے موازنہ کر سکتے ہیں۔ اور اس ترقی میں جن مشاہیر مفکرین اور عصر آفرین ہستیوں نے حصہ لیا ہو۔ ان کی شخصیت اور حصہ کا ر (CONTRIBJTION) یہاں کر واضح تر ہو جاتا ہے۔ ان ساری بھر کم باتوں سے قطع نظر میرا خیال ہے۔ کہ جو کچھ میں نے ان عجائب خانوں میں دیکھا ہے۔ اگر سادہ الفاظ میں بیان کر دوں۔ تو آپ پسند کریں گے۔ تب ہی مختصر طور سے اور جس ترتیب سے ہم نے "ہم" سے مراد اس خاکسار کا "صیغہ شہنشاہی" نہیں ہے۔ بلکہ مجھ سے اور میرے چند دوستوں سے مراد ہے۔ جو میرے ہمراہ تھے) یہ عجائب خانے دیکھے۔ اسی ترتیب سے میں ان کے کچھ حالات بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

برٹش میوزیم

سب سے پہلے ہم لوگ برٹش میوزیم میں گئے۔ اور ایک بات جو مجھے بہت پسند آئی وہ یہ تھی کہ اس عجائب گھر میں اور دوسرے قومی عجائب گھروں میں بھی داخلہ کا کوئی ٹکٹ نہیں۔ اور اگرچہ ان عظیم عجائب گھروں کے انتظام و اہتمام اور عجائب اندوزی پر حکومت کا بے اندازہ روپیہ خرچ ہوتا ہوگا۔ تاہم ان میں مفت داخلے کا بندوبست کر کے عوام کے مادہ تجسس اور معلومات کے شوق کو بڑے قابل تعریف طریقہ سے پورا کیا جاتا ہے۔ بلکہ بڑھایا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہماری حکومتوں کو بھی جنہیں کہیں زیادہ بے مایہ اور بے خبر عوام کی بہبودی کی خاطر اس مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ برٹش میوزیم میں بے شمار شعبے ہیں۔ اور اگرچہ میں وہاں دو مرتبہ گیا۔ مگر ان سب کا اس محدود وقت میں دیکھنا ناممکن تھا۔ نچلی منزل میں ایک نقشہ لگا ہے۔ جس میں مختلف شعبوں کا محل وقوع دکھایا گیا ہے۔ جو شعبے اس روز کھلے تھے۔ ان میں روشنی کی گئی تھی۔ اور باقی شعبے اس نقشہ میں تاریک دکھلائے گئے تھے۔ ہم نے اس نقشے میں سے چند شعبے جو ہم خاص طور سے دیکھنا چاہتے تھے۔ چن لئے اور روانہ ہو گئے۔ سب سے پہلے ہم نے قدیم یونان اور روم دیو مالا کے مختلف دیوی دیوتاؤں کے بے حد جاذب نظر مجسموں کو دیکھا۔ یہ قدیم یونان اور روما کا بت کدہ تھا۔ ان مجسموں کی ہنگی اور بعض حالتوں میں شکستگی انہیں اور بھی پُر اسرار بنا رہی تھی ان میں سے چاند اور شکار کی دیوی ڈائی اینا کا غسل کے لئے حوض میں داخل ہونے کا منظر جس میں وہ ایک خاص انداز سے ایک ہاتھ سینے کے سامنے کئے ہوئے .... کھڑی ہے۔ سنگتراشی کا شاہکار ہے۔ اس کے علاوہ مشہور یونانی اور رومن حکمرانوں اور فلسفیوں کے مجسمے بھی ہیں ایک رومن مجسمہ جو ایک حسین خاتون انطونیا کا (BUST) ہے۔ یہ شاید مارک انطنی کی بیٹی تھی، حسن و جمال کا بے مثال مرقع ہے۔ اس کا خم کھایا ہوا بالائی ہونٹ اور اس کا ہلکا خمار آلود مسکرایا ہوا سا چہرہ اپنے اندر ایک عجیب دلکشی رکھتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے بابل اور نینوا کے مجسمے اور (ENGRAVINGS) یا کھدائی کے کام دیکھے۔ بعض مجسمے جو عجیب و غریب انسانی اور حیوانی اعضا کے مرکب زخمی جانوروں یا راکشسوں کے عظیم الجثہ پیکر تھے۔ پرانے بادشاہوں کے محلات کے صدر دروازوں کے پہلوؤں سے اکھاڑے گئے تھے۔ اس کے علاوہ پتھروں کی کھدی ہوئی تصویروں کے ذریعہ سے جنگوں کے حالات بڑی چابکدستی سے پیش کئے گئے تھے مجھے یاد نہیں اس شعبے میں یا مصریات کے شعبے میں ایک جنگ میں فصیل کے نیچے بہنے والے دریا کو تیر کر پار کرنے والے جنگجوؤں کی تصویر تھی جو انسان کے تیرنے کے قدیم ترین دستاویزوں میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کے بت دیکھے جو کافی مانوس معلوم ہوئے۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی گوتم بدھ کا ایک دیو پیکر اور عظیم الشان مجسمہ نظر آتا ہے جس کا سر چھت سے چھوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ سب کمرے بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور ان میں چیزیں بڑے قرینے سے رکھی گئی ہیں۔ کہیں بھی چیزیں بے تحاشہ نہیں ٹھونس دی گئیں بلکہ ایک دوسرے میں کافی فاصلہ دے کر رکھی گئی ہیں بعض جگہ جہاں بڑے بڑے بلند و بالا مجسمے یا روم کے عظیم ستون یا یادگاری مینار رکھے گئے ہیں۔ وہاں ان کے نیچے ابتدائی صورت حالات کو ظاہر کرنے کیلئے سیع چبوترے بنائے گئے۔ جن پر وہ آیونی (IONIC) ستون یا مجسمے نصب کئے گئے ہیں۔ کمروں کے وسط میں جا بجا آرام کرنے یا سستانے کیلئے صوفے رکھے گئے ہیں۔ جس پر بیٹھ کر آپ آرام کر سکتے ہیں۔ کئی آرٹسٹ ان صوفوں پر بیٹھے مجسموں یا عجائبات کی تصاویر یا خاکے تیار کرتے ہیں۔

ایک اور کمرے میں قدیم بادشاہوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریریں۔ پرانے مصنفوں کے مسودوں اور قلمی بیاضوں اور انجیل اور دوسری مشہور کتابوں کے اولین نسخے اور عربی۔ فارسی۔ چینی۔ جاپانی۔ برمی۔ ہندوستانی انڈونیشی اور کئی اور زبانوں اور ملکوں کی قدیم اور مرصع کتابیں رکھی ہیں۔ جن میں سنہرے اور صدیاں گذر جانے پر بھی مجلی اور زرق برق حروف میں لکھے ہوئے قرآن حکیم اور قدیم کتب کے نسخے شامل تھے۔ پاکستان و ہند کی کئی زبانوں کے شاہکار بھی شوکیسوں میں رکھے ہیں۔ ان میں سندھی زبان کی مشہور کتاب شاہ عبداللطیف کا "شاہ جو رسالو" اور پنجابی کی بعض قلمی کتابیں بھی ہیں۔ اردو زبان کی نمائندگی علامہ اقبال کی ایک مطبوعہ کتاب کر رہی ہے جو مزے کی بات یہ ہے۔ کہ فارسی کی "زبور عجم" ہے۔ اس کمرے میں دنیا بھر کے ٹکٹوں کے مجموعے بھی ہیں۔ ایک اور کمرے میں دنیا کے مختلف ممالک کے چینی اور مٹی اور دھات کے برتن اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء ہیں۔ جن میں نپولین کی مرصع ملاس دانی بھی ہے۔ برازیل اور چلی کے چینی اور مٹی اور پتھر کے برتن بڑے جاذب نظر ہیں۔ ایک ہال میں شمالی اور جنوبی امریکہ کے جنگلیوں کے ہتھیار لباس اور ندی نالوں کو پار کرنے والی کشتیاں (CANOES) خیمے اور برتن ہیں۔ ایک جگہ افریقہ کے جنگلیوں کی بود و باش رسموں۔ اعتقادات اور ہمرکنڈے اور بادوں کے عجیب و غریب ملبوسات کی نمائش کی گئی ہے۔ مصر کی کھدائیوں سے برآمد شدہ عجائبات بہت سے کمروں میں پھیلے پڑے ہیں۔ ایک میں قدیم مصری شہنشاہوں اور فراعنہ کے بت رکھے ہیں۔ جن میں طوطنخ آمون کا مجسمہ شامل ہے۔ یہ بت زیادہ تر ایک چکنی سطح والے سیاہ پتھر سے تراشے گئے ہیں۔ سو دو ہزاروں سال گذر جانے کے بعد بھی بڑے ملائم۔ زندہ اور تازہ دم نظر آتے ہیں۔ بالعموم یہ مجسمے خاصے دیو ہیکل ہیں۔ ان کے سروں پر مخصوص مصری شاہی وگ (WIG) اور ٹھوڑی کے نیچے ایک مخروطی (PROJECTION) سی نظر آتی ہے ایک کمرے میں مصغر مجسمے (MINIATURE SCUTATCRES) کھدی ہوئی شبیہیں رکھی ہیں۔ ایک جگہ قدیم مصری ہتھیار پتھر اور (JADE) عقیق) ظروف اور سونے چاندی اور کانسی کے زیور رکھے ہیں جن میں بعض موتیوں کے ہار بڑے خوبصورت ہیں اور اس ہزارہا سال پرانی تہذیب کے ارتقاء اور بلند معیار کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ ایک جگہ کشتیوں اور بجروں کی نقاشی کے نمونے ہیں اور ایک جگہ مصری قربان گاہ کے مناظر۔ یہ معلوم کر کے ہمیں بڑی مایوسی ہوئی۔ کہ مصری ممیوں کا شعبہ ان دنوں مرمت کے لئے بند تھا۔ قاہرہ میں بھی میں اس قدر جلدی میں تھا۔ کہ وہاں کا عجائب خانہ نہ دیکھ سکا۔ اس عجائب خانے میں مجھے معلوم ہوا کہ "مرزو" ایک بادشاہ کے علاوہ ایک مقام کا نام بھی ہے

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۱۲۶۰۱ میں بشیر احمد ولد چودھری رحمت خاں قوم گمن جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷۷ ڈاکخانہ چک ۵/۱۷۵ ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۲ ۱/۲ ایکڑ زمین مزروعہ واقعہ چک ۱۷۷ میں جس کی قیمت مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرادوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد بشیر احمد موصی ولد چودھری رحمت خاں ساکن چک ۱۷۷ ڈاکخانہ چک ۵/۱۷۵ گواہ شد نذیر احمد برادر موصی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۲۶۲۳ میں زینب بی بی زوجہ چودھری بشیر احمد صاحب قوم سمرا پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷۷ ڈاکخانہ چک ۵/۱۷۵ ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ۔ زیورات طلائی قیمتی چھ صد روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان جمع کراؤں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ زینب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری بشیر احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۹۵۹ میں خورشید بیگم زوجہ چودھری غلام رسول صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۱ ۷/۵۴ ساکن دیہ جیہو ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۱ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ زیور طلائی ۱۲ تولہ جس کی قیمت ۱۲۰۰ روپیہ ہوگی۔ پچاس تولہ زیور چاندی جس کی قیمت ۶۲/۸ ہوگی۔ کل جائداد کی قیمت ۱۷۶۲/۸ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا خورشید بیگم گواہ شد نذیر احمد۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۹۶۰ میں کریم بی بی زوجہ چودھری شاہ دین قوم سید و پیشہ زراعت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ساکن دہ چیہ بڈبیدل ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ ۱/۲ ۴ ایکڑ زمین نہری واقعہ دہ چیہ جو مجھے حق مہر میں ملی ہے۔ جس کی کل قیمت -/۱۶۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ غیر منقولہ جائیداد کی جو سالانہ آمد ہوگی۔ میں تازیست اس سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا کریم بی بی گواہ شد نشان انگوٹھا چودھری شاہ دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد نور الدین سکرٹری مال۔

ع ۱۳۹۶۱ میں مقصودہ بیگم زوجہ شمس الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ جیجو ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حق مہر -/۱۰۰۰ روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ بصورت زیور ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا مقصودہ بیگم۔ گواہ شد شمس الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام رسول سکرٹری تبلیغ

ع ۱۳۹۶۳ میں غلام رسول ولد چودھری شاہ دین قوم جاٹ پیشہ زراعت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ جیجو ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۱ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی نہری واقعہ دیہہ جیہو ضلع نواب شاہ سندھ ہے۔ جس کی کل قیمت -/۸۰۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دس ہزار روپیہ ہوگی۔ منقولہ جائیداد دو راس بھینس ایک راس گائے ایک راس گھوڑی جن سب کی قیمت -/۱۴۵۰ روپیہ ہے۔ اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ مذکورہ جائیداد کی آمد کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی العبد غلام رسول۔ گواہ شد شمس الدین موصی دیہہ جیجو ڈاکخانہ خاص۔ گواہ شد نذیر احمد سکنہ دیہہ جیہ جیجو

ع ۱۳۹۷۱ میں محمد دین ولد شاہ دین قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چیا گوٹھ ڈاکخانہ ضلع نواب شاہ سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۳ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ اراضی نہری ۱۲ ۱/۲ ایکڑ زمین واقع دیہہ چیا گوٹھ شاہ دین ضلع نواب شاہ میں ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ -/۶۰۰ روپیہ کل -/۷۵۰۰ روپیہ منقولہ جائیداد ایک راس بھینس جس کی قیمت مبلغ -/۴۶۰ روپیہ ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ کی قیمت کل -/۷۹۶۰ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اس جائیداد کی سالانہ آمد ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد دین دیہہ چیا۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چودھری شاہ دین پریذیڈنٹ نشان انگوٹھا۔

ع ۱۳۹۷۲ میں نذیر احمد ولد چودھری تاج الدین صاحب مرحوم قوم جاٹ پیشہ زراعت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دہ چیا پڈعیدل ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۱ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد اراضی نہری واقعہ دہ چیہ ضلع نواب شاہ سندھ تبتیس ایکڑ قیمت فی ایکڑ تین صد روپیہ ہے۔ جس کی کل قیمت مبلغ -/۹۶۰۰ روپیہ ہوگی۔ اراضی نہری واقع چک ۳۳۲ دھنی دیو ضلع لائل پور میں ۷ ۱/۲ ایکڑ قیمت فی ایکڑ -/۲۵۰ کل قیمت -/۱۸۷۵۰ روپیہ ہوگی۔ رہائشی مکان خام واقع لائل پور ور رہائشی مکان واقع ضلع نواب شاہ سکنہ دیہہ چیہ مشترکہ دونوں بھائیوں کے ہے۔ میرے حصے کی قیمت اندازاً ۷۰۰ روپے ہوگی۔ دو راس بھینس جس کی قیمت ۵۰۰ روپے ہوگی۔ کل قیمت منقولہ وغیر منقولہ مذکورہ کی مبلغ -/۲۹۵۵۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میری مذکورہ جائیداد کی جو آمد ہو۔ میں تازیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد مذکورہ کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد نذیر احمد۔ گواہ شد نور دین سکرٹری مال۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۳۹۸۲ میں نور دین ولد چودھری شاہ دین قوم جاٹ پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چیہ ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری واقع دیہہ چیہ ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ ۱۲ ۱/۲ ایکڑ ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ -/۸۰۰ روپے ہے۔ جس کی کل قیمت مبلغ دس ہزار روپے ہے۔ ایک راس بھینس جس کی قیمت مبلغ -/۴۰۰ روپے ہے۔ ایک راس گائے جس کی قیمت مبلغ -/۶۰ روپے ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی کل قیمت مبلغ دس ہزار چار صد ساٹھ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس جائیداد کی آمد بھی جو سالانہ ہوگی۔ میں تازیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ جو اور جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد نور الدین دیہہ چیا ڈاکخانہ خاص۔ گواہ شد نذیر احمد۔ گواہ شد چودھری شاہ دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

ع ۱۳۹۸۳ میں شمس الدین ولد چودھری تاج دین صاحب مرحوم قوم جاٹ پیشہ زراعت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ جیجو ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۱ ۷/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے، غیر منقولہ جائیداد اراضی نہری واقعہ دیہہ جیجو ضلع نواب شاہ سندھ ساڑھے گیارہ ایکڑ کی -/۸۰۰ روپیہ فی ایکڑ کل قیمت -/۹۲۰۰ روپے ہوگی۔ اراضی نہری واقع چک ۳۳۲ ج-ب دھنی دیو ضلع لائل پور میں ساڑھے سات ایکڑ جس کی قیمت فی ایکڑ -/۲۵۰۰ روپیہ کل قیمت -/۱۸۷۵۰ روپیہ ہوگی۔ رہائشی مکان واقعہ لائل پور ور رہائشی مکان ضلع نواب شاہ مشترکہ دونوں بھائیوں کے ہیں۔ میرے حصہ کی قیمت -/۷۰۰ روپیہ ہوگی۔ دو راس بھینس جن کی قیمت مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ ہوگی۔ کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی قیمت -/۲۹۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اس جائیداد غیر منقولہ کی آمد کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد شمس الدین۔ گواہ شد نذیر احمد برادر حقیقی موصی ۱۱ ۷/۵۴ گواہ شد غلام رسول سکرٹری تبلیغ۔

ع ۱۳۹۸۸ میں محمد جمیل مولوی فاضل ولد محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱ ۸/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد محترم بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ لہٰذا میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مع الاؤنس -/۶۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد جمیل مولوی فاضل کارکن دفتر وصیت گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مسعود احمد دفتر وصیت

ع ۱۳۹۹۰ میں محمودہ بیگم بنت حکیم سرور محمد پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۵ ۸/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ نقد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد محمودہ بیگم گواہ شد علی احمد ولد شیر محمد۔ گواہ شد شریف احمد ولد منشی عبد الرحیم صاحب سنوری۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنی امدادی سرگرمیوں کو مستقل شکل دینے کا فیصلہ کر لیا

عنقریب ایک فری ہسپتال قائم کیا جائیگا متعدد نامور ڈاکٹروں کیطرف سے خدمات کی پیشکش

لاہور ۱۸ اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک ترجمان نے آج ہمارے نمائندے کو بتایا۔ کہ مجلس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں اپنی موجودہ امدادی سرگرمیوں کو مستقل حیثیت دینے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس فیصلے کے مطابق عنقریب شہر میں ایک فری ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ جس میں کام کرنے کے لئے بہت سے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے مجلس کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایف۔ ڈی۔ ایس، آر سی ایس (لندن)' ایل۔ ڈی۔ ایس' ایف۔ آر سی ایس (ایڈنبرگ) ایف۔ آئی سی ڈی' بی ڈی ایس' ایم۔ بی بی۔ ایس۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا فزیشن آئی ایکسپرٹ اینڈ اوپٹیشن جیسے معروف معالجین بھی شامل ہیں۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ فری ہسپتال کیلئے ایک موزوں جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ آج جب ہمارے نمائندے نے مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ میں نے بخوشی اس فری ہسپتال میں کام کرنا منظور کیا ہے میں انشاء اللہ صبح ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک روزانہ ہسپتال میں موجود رہ کر مریضوں کی ہر ممکن خدمت بجا لانے کی کوشش کروں گا۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ مجلس ایک سفری شفاخانہ کھولنے کا بھی انتظام کر رہی ہے اور اس ضمن میں مکرم شیخ محمد شریف صاحب (شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوٹھہ لاہور) اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب آف بریکے ٹرانسپورٹ نے خاص تعاون کا وعدہ فرمایا ہے۔

یاد رہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں اس پر زور دیا تھا کہ جماعت کا ہر حصہ کسی نہ کسی ذریعہ سے خدمت خلق کا کام کر سکتا ہے در اسے اس کام کو سر انجام دینا چاہیئے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے دیگر احباب کے علاوہ ڈاکٹر صاحبان کا بھی ذکر فرمایا تھا چنانچہ مقامی جماعت کے متعدد ڈاکٹر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ کے اسی ارشاد کے تحت مجوزہ فری ہسپتال کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

سرینگر ۱۲ اکتوبر مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے اسلام آباد لیڈر خواجہ غلام رسول کو گرفتار کر لیا ہے۔

پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی سرگرمیاں

ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر نوشہرہ میں ڈی ڈی ٹی اور کاسٹک سوڈا تیار کرنے کا جو کارخانہ تیار کیا جا رہا ہے اسکی تیار کردہ ڈی ڈی ٹی اصل لاگت پر فروخت کیجائیگی۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک ڈائرکٹر مرزا احمد اصفہانی نے آج ڈھاکہ سے ایک نشری تقریر میں اس کا تذکرہ کیا۔ کارپوریشن کی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر اصفہانی نے کہا کہ چندر گونا پیپر ملز میں آجکل مختلف قسم کا پچاسی ٹن کاغذ روزانہ تیار کیا جا رہا ہے۔ کاغذ بنانے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اسمیں سے پچاس فیصدی بانس ہوتا ہے جو پاکستان میں پیدا ہوتا ہے باقی خام سامان تین چار ماہ کے اندر اندر پاکستان سے ہی حاصل ہو سکے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ کھلنا میں اخباری کاغذ کا ایک کارخانہ قائم کرنیکی سکیم بھی تیار کیجا رہی ہے کارپوریشن عنقریب چارسدہ اور رنگپور (مشرقی پاکستان) میں شکر کے کارخانے بھی قائم کر رہی ہے۔

*سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف پیروڈا کا زیر سماعت مقدمہ فی الفور واپس لے لیا جائے۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

لاہور ۲۱ اکتوبر مکرم مرزا محمد اسلم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں مجلس کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۷۔ اور ۱۸ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ کی ریلیف پارٹی نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی آمدہ ریلیف پارٹی کے ساتھ مل کر گھمار پورہ کے گرے ہوئے مکانات کی تعمیر کی۔

۱۹ اکتوبر کو گنج مغلپورہ میں مسماۃ بسم اللہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد حسن صاحب گلی ۷ مکان ۱ کی گری ہوئی دیوار کی از سر نو تعمیر کی۔

خانیوال

مکرم شریف احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال مجلس کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے جو اس نے اس ہفتہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کی لکھتے ہیں:۔

"طے شدہ پروگرام کے مطابق تمام خدام نہایت مستعدی اور سرگرمی سے سیلاب زدگان کی امدادی کارروائی میں حصہ لیتے رہے دس دیہات کا دورہ کیا گیا۔ چار سو مریضوں میں مفت ادویات تقسیم کی گئیں تین سو افراد کو خشک غذا بہم پہنچائی گئی۔ اور گرے ہوئے مکانات کی تعمیر کے لئے خدام نے اپنی خدمات پیش کیں۔

اپنے پروگرام کے علاوہ خدام نے مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے ساتھ بھی تعاون کیا اور چک ۱۳ ڈی کے علاقہ میں تقریباً ۲۵۰ مستحقین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

متعلقہ علاقہ کے حکام اور دیگر معزز حضرات نے خدام کی بروقت خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

یہ امدادی مساعی تا حال جاری ہے خدام ہر اُس جگہ پہنچنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں جہاں اُن کی ضرورت ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدام نہایت تندہی جوش اور استقلال سے اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔

میاں ممتاز دولتانہ کیخلاف پروڈا کا مقدمہ واپس لے لیا گیا

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ گورنر جنرل نے مسٹر محمد ایوب کھوڑو سابق وزیر اعلیٰ سندھ، مسٹر حمید الحق چودھری سابق وزیر خزانہ مشرقی بنگال، قاضی فضل اللہ سابق وزیر اعلیٰ سندھ اور آغا غلام نبی پٹھان سابق وزیر سندھ کے خلاف پیروڈا کے تحت نااہلی کے سابقہ احکام منسوخ کر دیے ہیں گورنر جنرل یہ حکم بھی دیا ہے کہ میاں ممتاز دولتانہ *

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کیلئے چادریں

لندن ۲۱ اکتوبر مشرقی بنگال کے ان سیلاب زدہ اشخاص کے لئے جن کے مکان گر گئے ہیں سات سو ٹن چادریں برطانیہ سے چاٹگام روانہ کر دی گئی ہیں یہ چادریں ۷ دسمبر کو چاٹگام پہنچ جائینگی مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کیلئے برطانیہ جو امداد دے رہا ہے یہ چادریں اسی میں سے دی جا رہی ہیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴